علامہ محمد عبدالستار تونسویؒ کی حیات و خدمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلاَمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، حضرت مولانا خان محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید، سرمایۂ اہلسنت، رئیس المناظرین، ہزاروں علماء کے استاذ و مربی، اسوہ صحابہؓ کے سچے پیرو، اتحادِ امت کے داعی، نمونۂ اسلاف، شعلہ نوا مقرر، کہنہ مشق مدرس، حضرت مولانا محمد عبدالستار تونسویؒ زندگی کی چھیاسی بہاریں گزارنے اور تقریباً ۶۰ر برس دین متین کی بے لوث خدمت کرنے کے بعد ۸رصفر المظفر ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۱ر دسمبر ۲۰۱۲ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء خالق حقیقی سے جا ملے۔ إنا للّٰہ و إنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ و لہ ما أعطیٰ و کل شیء عندہٗ بأجل مسمیٰ۔

حضرت علامہ عبدالستار تونسوی نور اللہ مرقدہٗ نے ۱۹۲۶ء میں بمقام تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں مولانا حکیم اللہ بخش کے ہاں آنکھ کھولی۔ آپؒ کے والد ماجد نہایت نیک سیرت، متقی، پاکباز، ذاکر وشاغل، تہجد گزار اور شب بیدار انسان تھے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے مختلف اسکولوں میں تدریسی خدمت انجام دینے کے ساتھ خدمت خلق کے جذبہ کے تحت حکمت کے شعبہ سے وابستہ تھے۔ غریب، نادار اور مفلوک الحال اشخاص کے بلا معاوضہ علاج ومعالجہ کے علاوہ ان کی مالی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔ اپنے محلّہ کی مسجد ''خلفائے راشدینؓ'' میں چوبیس سال تک بلاتنخواہ امامت کے منصب پر فائز رہے۔ ہزاروں آدمیوں کو کتاب وسنت کی تعلیمات سے روشناس کیا، اسی کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت تونسویؒ جیسی اولاد سے آپ کو نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَاتَفَرَّقُوْا ''۔(آل عمران:۱۰۳)
''اللہ (کے دین اسلام) والی رسی کو تھام لو، اور تفرقہ نہ کرو''۔

میں باشندگانِ پاکستان کو یہ درخواست کرتا ہوں کہ بھائی بھائی بن کر پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئیں، جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا علاج معالجہ کرائیں۔

میرے پیارے عزیزو! ہماری نجات، ہماری کامیابی، ہماری سرخروئی پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔

میرے پیارے عزیزو! مومن کا دین مولوی یا وزیر کا بنایا ہوا نہیں، مومن کا دین کسی گورنر و صدر کا بنایا ہوا نہیں، مومن کا دین علماء و اولیاء کا بنایا ہوا دین نہیں، مومن کا دین انبیاء علیہم السلام کا بنایا ہوا نہیں، مومن کا دین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا نہیں۔ مومن کا دین وہ ہے جو اللہ نے بنایا ہے۔

میرے پیارے عزیزو! ہمارا دین دماغ انسانی کا بنایا ہوا نہیں، ہمارا دین خواہشاتِ نفسانی کا بنایا ہوا نہیں، ہمارا دین وہ ہے جو وحی ربانی سے حاصل ہوا۔ ہمارا دین وہ قواعد و اصول ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو عطا کئے۔

نہ مجھے علمیت کا دعویٰ، نہ میرے اندر زہد و تقویٰ اور ریاضت ہے، میں مسلمانوں میں سے ادنیٰ درجہ کا مسلمان ہوں، میری جماعت تنظیم اہل سنت والجماعت کی کوشش ہے کہ ہر گھر میں پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت آجائے۔

میری کوشش یہ ہے کہ آپ بھائی بھائی بن کر پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئیں، جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلہ پر اپنی گردن جھکائیں۔ ہم ہر نیک کے قائل ہیں، ہر نیکی کے قائل ہیں، لیکن ایک بات ہے کہ ہر مسئلے کو اس طرح تسلیم کریں گے، جس طرح پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا اور سکھا گئے ہیں۔

ہمارے اس دور میں اکثر لوگ اس کوشش میں ہیں کہ دین ہمارے تابع ہو۔ میری یہ بات یاد رکھ لیں، دین ہمارے تابع نہیں، ہم دین کے تابع ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمارے تابع نہیں، ہم شریعت کے تابع ہیں۔ اللہ کا قرآن ہمارے تابع نہیں، ہم قرآن کے تابع ہیں۔ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تابع نہیں، ہم نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں۔ دل مانے یا نہ مانے، دماغ تسلیم کرے یا نہ کرے، مومن کی شان یہ ہے کہ پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلہ پر گردن جھکا دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بعد ہمیں سوچ و بچار کا کوئی حق نہیں۔

آپ حضرات آج کے بعد یہ عہد کریں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بعد اپنی خواہش اور خیال کے پیچھے نہیں جائیں گے، اپنے دماغ کے پیچھے نہیں جائیں گے، پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ

www.banuri.edu.pk

وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے۔ میری تحقیق یہ ہے کہ اگر میری معروضات پر عمل کرلیا جائے تو سارا مذہبی انتشار ایک دن میں ختم ہوجائے گا۔

ہم دنیا میں امتحان کے لئے آئے ہیں، تھوڑی دنیا کے لئے تھوڑی محنت کریں، بڑی زندگی کے لئے بڑی محنت کریں۔

یہ مسئلہ یاد کرلو، اپنے بچوں کو سکھا دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۷۲ ٹولے جہنم میں جائیں گے، ایک ٹولہ جنت میں جائے گا، وہ ٹولہ ''ماأنا علیه وأصحابی'' جس راستہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت گئی ہے، وہ راستہ جنت کا راستہ ہے، وہ راستہ بہشت کا راستہ ہے۔ سارے جھگڑے ختم ہوجائیں گے، کوئی دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا انکار نہیں کرے گا۔ جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدینؓ''.

''میری سنت کو لازم پکڑو اور میرے خلفائے راشدینؓ کے طریقے کو لازم پکڑو''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خیر القرون قرنی، ثم الذین یلونهم، ثم الذین یلونهم''.

''میری جماعت سب سے بہترین جماعت ہے، پھر وہ لوگ جو ان کے پیچھے آئیں، پھر وہ لوگ جو ان کے پیچھے آئیں''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں کی بہتری کی گواہی دی ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں ہمارے گھر میں وہی دین ہو جو بہترین لوگوں کے گھر میں تھا۔

یہ سارا دین ہے، یہ میرا سارا مذہب ہے، یہ میرے سارے مسئلے ہیں، ہر آدمی کو اگر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فیصلے لمحہ بالمحہ یاد رہیں تو کوئی فرقہ آپ کو گمراہ نہیں کرسکے گا۔

قرآن کریم میں ہے:

''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ''. (الاحزاب:۲۱)

''رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے''۔

''قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ''. (آل عمران:۳۱)

''اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا''۔

''وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ''. (التوبہ:۱۰۰)

www.banuri.edu.pk

’’سبقت کرنے والے مہاجرین وانصار اور وہ لوگ جو اخلاص سے اُن کی اتباع کرنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی‘‘۔

انتشار کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان فیصلوں پر لوگوں کی نگاہ نہیں، ہر آدمی اپنے دل ودماغ، خواہش وخیال کی پیروی کررہا ہے۔

باقی کوئی مسئلہ آجائے، آپ ماہرین شریعت کے پاس جائیں۔ دنیاوی کام کے لئے دکان ومکان کے کیس کے لئے آپ حضرات ماہر وکیل تلاش کرتے ہیں، اسی طرح دین سیکھنے کے لئے ماہرین دین کے پاس جائیں‘‘۔

یہ حضرت تونسویؒ کی تقریر اور بیان کے چند اقتباسات ہیں، جس کے ہر ہر جملہ میں اتحادِ امت کا درس، فرقہ اور تفرقہ سے نفرت کا اظہار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کی سنت کی پیروی سے دوری کے اسباب کو بہت ہی کھلے اور واضح الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ کاش! کہ امت مسلمہ اس مردِ درویش اور مردِ قلندر کی آواز پر کان دھرتی اور اپنے اندر موجود خامیوں، کوتاہیوں اور ناکامیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا علاج حضرت تونسویؒ کے ان فرمودات میں ڈھونڈتی۔

مجھے یاد پڑتا ہے غالباً ۱۹۸۵ء یا چھیاسی میں حضرت تونسویؒ نے دورانِ تقریر فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں، تمہارا دشمن جب تم پر حملہ آور ہوگا، وہ تم سے مسلک نہیں پوچھے گا کہ تم دیوبندی، بریلوی ہو، سنی، شیعہ یا اہل حدیث ہو، وہ صرف یہ جانتا ہے کہ تم کلمہ ایک پڑھتے ہو، تمہارا رسول ایک ہے، تمہاری کتاب ایک ہے، وہ تمہیں در تقسیم کرکے کمزور کرے گا اور پھر وہ تم سب کو ملیامیٹ اور تباہ وبرباد کرکے رکھ دے گا، اس لئے میں کہتا ہوں کہ ملک میں تفرقہ نہ کرو، بھائی بھائی بن جاؤ اور قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوجاؤ تو بچ سکوگے۔ آج بالکل وہی حالات ہیں جن کا نقشہ اس مردِ قلندر نے چھبیس سال پہلے کھینچا تھا۔

....

حضرت تونسویؒ نے پہلی شادی ۱۹۴۴ء میں دورانِ تعلیم کی، ان سے آپؒ کے چار صاحبزادے ہوئے۔ پہلی اہلیہ کی وفات کے بعد ۱۹۶۰ء میں دوسری شادی کی، جن سے چار صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہوئیں۔ حضرتؒ کا آخری دس روزہ تبلیغی دورہ گوجرانوالہ میں جاری تھا کہ بارش اور ٹھنڈ کی وجہ سے آپؒ کو نزلہ کی شکایت ہوئی، جو صبح تک کافی حد تک بڑھ گئی تھی۔ دورہ مختصر کرکے اپنے گھر تونسہ میں تشریف لائے، افاقہ نہ ہوا، مقامی ہسپتال میں آپ کو داخل کیا گیا، دو دن زیرِ علاج رہنے کے بعد ہمیشہ کے لئے اس دارِ فانی سے کوچ کرگئے۔ دوسرے دن تین بجے جنازہ کا وقت طے کیا گیا، لیکن ملک کے طول وعرض سے جنازہ میں شرکت کی غرض سے آنے والے قافلوں کی بنا پر ایک گھنٹہ کی تاخیر ہوئی۔ آپ کے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد لاکھ سے اوپر بتائی جاتی ہے۔ راقم الحروف کی بھی حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی قیادت اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی

معیت میں تعزیت کے لئے تونسہ میں حاضری ہوئی، جہاں حضرت کے صاحبزادگان: حضرت مولانا عبدالغفار صاحب جانشین حضرت تونسویؒ، مولانا عبداللطیف اور مولانا عبدالجبار سے تعزیت کی۔

ان حضرات کا کہنا تھا کہ حضرت تونسوی صاحبؒ تقریباً رات آٹھ بجے فوت ہوئے اور دوسرے دن تدفین تک حضرتؒ کے جسد خاکی سے پسینہ بہہ رہا تھا اور بدن بالکل نرم اور ملائم تھا، یوں محسوس ہورہا تھا جیسے تھکا ماندہ آدمی تھوڑی دیر کے لئے ستانے کے لئے بیٹھتا ہے، تو پسینہ بہتا ہے، ایسا پسینہ بہہ رہا تھا اور حضرتؒ کے چہرۂ انور کی دیر تک لوگ زیارت کرتے رہے۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس، نائب رئیس، اساتذۂ جامعہ اور ادارہ بینات حضرت کے صاحبزادگان، متعلقین اور اقرباء سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حضرت کی جدائی کے غم کو اپنا غم سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرتؒ کی بال بال مغفرت فرمائے، آپؒ کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپؒ کے شاگردوں، متوسلین اور عقیدت مندوں کو آپؒ کے مشن کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ أجمعین

www.banuri.edu.pk